بیماریوں کا عالمی چیمپئن

سلسل البول · اختلاج قلب · ہسٹریا · سل · بواسیر · پیچش · خونی قے · ذیابیطس · درد گردہ · گیس · نامردی · چکر · لکنت · خارش · پھوڑے · دق · سل

نبی افرنگ مرزا قادیانی کی وحشتناک و عبرتناک داستان حیات سے ایک ورق

ایک دن میں اپنے ایک عزیز کی عیادت کے لئے میو ہسپتال لاہور چلا گیا۔ ہسپتال کی فضاؤں میں خوف و افسردگی پھیلی ہوئی تھی۔ وارڈوں سے باہر پلاٹوں میں مریضوں کے عزیز و اقارب زمین پر چادریں بچھائے کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے۔ ایمبولینس گاڑیوں کے خوفناک ہارن' ماحول میں مزید خوف و ہراس پھیلا رہے تھے۔ مریضوں کو اٹھائے ریڑیاں اپریشن تھیٹر کی طرف رینگ رہی تھیں۔ اپریشن تھیٹر کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم اپنے اپنے مریضوں کی خبر سننے کے لئے گوش بر آواز تھا۔ مختلف وارڈوں سے مریضوں کے کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں اور جب کہیں کوئی مریض دم توڑ جاتا تو اس کے لواحقین کے نالہ و شیون سے ہسپتال کے درودیوار کانپ اٹھتے میں نے ہسپتال کے پودوں اور درختوں کو دیکھا ان کے چہرے بھی اداس اور افسردہ افسردہ تھے گویا وہ بھی انسانوں کی تکلیف میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے میں سوچ کی وادیوں میں سرگرداں تھا کہ اے اللہ! اگر کسی کو کھانسی آ رہی ہے تو وہ ساری ساری رات جاگتا ہے اور اسے کسی کروٹ چین نصیب نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو تیز بخار ہے تو اس کا پورا جسم انگارہ بن چکا ہے اور بخار کی حدت اس کے جسم کا انجر پنجر ہلا رہی ہے۔ اگر کسی کو دماغی خلل ہو گیا ہے تو اس کی عقل اس کو داغ مفارقت دے چکی ہے۔ اگر کسی کو خارش کا مرض لاحق ہے تو اس کا سکون غارت ہو چکا ہے۔ اگر کسی کا معدہ صحیح کام نہ کرے تو اس کا کھانا وبال جان بن جاتا ہے۔ اگر حادثے میں کسی کی ایک آنکھ ضائع ہو جائے تو اس کی قدر و قیمت کوئی اس سے پوچھے۔ اگر کسی کو درد گردہ لاحق ہو تو اسے چھٹی کا دودھ یاد آ جاتا ہے۔ اگر کسی کو ذیابیطس کا مرض لگ جائے وہ زندگی کے صحیح لطف سے محروم ہو جاتا ہے۔ پھر میں مزید گہری سوچ میں چلا گیا کہ اے اللہ! اگر صرف ایک بیماری ایک شخص کو لگ جائے تو وہ بلبلا اٹھتا ہے اور اگر تیری ساری بیماریاں کسی کو چمٹ جائیں تو اس کا حشر کیا ہو گا؟ اس کی زندگی کتنی اجیرن ہو گی؟ یک لخت میری آنکھوں کے سامنے ایک شخص آ گیا۔ جسے دنیا کی تمام بیماریاں لگی ہوئی تھیں۔ اس کے خون میں ہر ہر بیماری کے جراثیم تھے۔ ایک اچھے خاصے ہسپتال میں اتنے وارڈ نہیں ہوتے جتنی

اس کو بیماریاں لاحق تھیں۔ وہ پاؤں کے تلوؤں سے لے کر سر کے سب سے اونچے بال تک بیمار تھا۔ اس کا جسم بھی بیمار تھا۔ اس کی روح بھی بیمار تھی۔ اس کا دل بھی بیمار تھا۔ اس کا دماغ بھی بیمار تھا۔ اس کی سوچ بھی بیمار تھی۔ اس کا کردار بھی بیمار تھا۔ اس کی زبان بھی بیمار تھی۔ اس کا عقیدہ بھی بیمار تھا۔ اس کا عمل بھی بیمار تھا۔ اس کی تحریر بھی بیمار تھی۔ اس کی تقریر بھی بیمار تھی۔ اس کی عقل بھی بیمار تھی۔ اس کی شکل بھی بیمار تھی۔ اسے یہ بیماریاں اس کے کالے کرتوتوں کی وجہ سے لگی تھیں۔ قانون قدرت ہے کہ جب کوئی شخص برائی کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے راستے میں ایک چھوٹی سی رکاوٹ کھڑی کر دیتے ہیں۔ اگر وہ باز آ جائے تو ٹھیک اور اگر وہ اس رکاوٹ کو توڑتا ہوا آگے بڑھ جائے تو پھر اس کے راستے میں اس سے بڑی رکاوٹ کھڑی کر دی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے بھی پھلانگتا ہوا نکل جائے تو پھر اس کے راستے میں بتدریج بڑی سے بڑی رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں اور اگر وہ ساری رکاوٹوں کو پھلانگ جائے تو اسے بے لگام کر دیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا شخص ہندوستان کا جعلی نبی مرزا قادیانی تھا۔ جس کی لگام شیطان کے ہاتھ میں تھی اور وہ ساری رکاوٹیں عبور کرتا' شاہراہ کفر و ارتداد پر سرپٹ بھاگتا ہی رہا اور آخر ارتداد کے گہرے کھڈ میں اوندھے منہ جاگرا۔ اب ہم آپ کے سامنے بطور نمونہ چند بیماریاں پیش کرتے ہیں جن کے شکنجے میں بنی افرنگ کسا ہوا تھا۔

نامردی :۔ جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔

(خاکسار غلام احمد قادیان ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء مکتوب احمدیہ جلد پنجم) (خط نمبر ۱۴ منقول از نوشتہ غیب مولف خالد وزیر آبادی)

اتنا پکا یقین تھا تو پھر شادی کیوں کی تھی؟ کس پر بھروسہ تھا؟ (ناقل)

کالی بلا :۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو

گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا پھر اس کے کچھ عرصے بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا خراب ہو گئی ہے میں پردہ گرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)
(تمہارا یار شیطان ہی تو تھا۔ ایسے ہی ڈر گئے۔ ناقل)

دورے پر دورہ :۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

خونی قے :۔ پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی۔ جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے قے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۸۰ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مراق :۔ مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اسباب

کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت' تفکرات ' غم اور سوئے ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔ (رسالہ ریویو قادیان ص ۱۰ بابت اگست ۱۹۲۶ء)

ہسٹریا :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموما" دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا' چکروں کا آنا' ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا' گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا' ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک ۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵ مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی)

دق :۔ حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی زندگی میں ہو گئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربہ کھلایا کرتے تھے اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔

(حیات احمد جلد دوم نمبراول ص ۷۹ مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

سل :۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کو سل ہو گئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے اور برابر چھ ماہ تک انہوں نے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۲ مولفہ مرزا بشیراحمد قادیانی)

ذیابیطس اور پیشاب کی زیادتی :۔ اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور اس سے ضعف بہت ہو جاتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۰۱ منقول از اخبار پیغام صلح)

(لاہور جلد نمبر ۳۶ نمبر ۴۷ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸)

دائمی مریض :۔ میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔ ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسااوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳ ' ۴ ص ۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی! تیرا سارا دن تو پیشاب میں صرف ہو جاتا تھا۔ ٹیچی ٹیچی وحی کس وقت لیکر آتا تھا؟ (ناقل)

ادھ کھلی آنکھیں :۔ مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت (مرزا) صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

سرعت پیشاب :۔ اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے

میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض اوقات گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ (ناقل)

کیچڑ:۔ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش ایم اے کہ ایک مرتبہ والد صاحب سخت بیمار ہو گئے اور حالت نازک ہو گئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہو گئی مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب نے کہا کہ کیچڑ لا کر میرے اوپر اور نیچے رکھو چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبہ اصلاح ہو گئی۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲۱)

جیسی روح ویسا علاج (ناقل)

سفید بال:۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ ابھی ہماری عمر تیس سال کی ہی تھی کہ بال سفید ہونے شروع ہو گئے تھے اور میرا خیال ہے کہ ۵۵ سال کی عمر تک آپ کے سارے بال سفید ہو چکے ہوں گے۔ (سیرت المہدی ص ۱۱ حصہ دوم)

لکنت:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پر نالے کو پنالہ فرمایا کرتے تھے (سیرت المہدی حصہ دوئم ص ۲۵)

جھوٹی نبوت میں علمی معیار یہی ہوتا ہے (ناقل)

چشم نیم باز:۔ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھی اور ادھر ادھر آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کی آپ کو عادت نہ تھی بسااوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر میں جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے بتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔ (سیرت المہدی حصہ دوئم ص ۷۷)

اب سمجھ آئی کہ بال سفید کیوں ہوئے تھے (ناقل)

داڑھوں کا کیڑا:۔ دندان مبارک آپ کے آخری عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے

یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ دوئم ص ۴۵)

پھٹی ہوئی ایڑیاں :۔ پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۵)
ایڑیاں پھٹنے کا تو تمہیں بہت افسوس ہے۔ لیکن مرزا کے منہ پھٹ ہونے کا کوئی رنج نہیں (ناقل)

سردی گرمی :۔ گرم کپڑے سردی گرمی برابر پہنتے تھے (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۵)

عقل جو ماری گئی تھی (ناقل)

انگوٹھے کا درد :۔ حضرت صاحب کو کبھی کبھی پاؤں کے انگوٹھے کے نقرس کا درد ہو جایا کرتا تھا ایک دفعہ شروع میں گھٹنے کے جوڑ میں بھی درد ہوا نامعلوم وہ کیا تھا مگر دو تین دن زیادہ تکلیف رہی پھر جونکیں لگانے سے آرام آیا۔
جن جونکوں نے مرزا قادیانی کا خون پیا ہو گا وہ تو بیچاری مر گئی ہونگی (ناقل)

انگوٹھے کی سوجن :۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ نقرس کے درد میں آپ کا انگوٹھا سوج جایا کرتا تھا اور سرخ بھی ہو جاتا تھا اور بہت درد ہوتی تھی۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۸)

ٹخنے کا پھوڑا :۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کے ٹخنے کے پاس پھوڑا ہو گیا تھا جس پر حضرت صاحب نے اس پر سکہ یعنی سیسہ کی ٹکیا بندھوائی تھی جس سے آرام آگیا۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۸)

دل و دماغ پر تو سیسہ کی ٹکیا مستقل بندھوالی تھی (ناقل)

لنگاڑا :۔ ایک دفعہ بمقام گورداسپور ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود کو بخار تھا آپ نے

خاکسار سے فرمایا کہ کسی جسیم آدمی کو بلاؤ جو ہمارے جسم پر پھرے خاکسار جناب خواجہ کمال الدین وکیل لاہور کو لایا جو چند دقیقہ پھرے مگر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کا وجود چنداں بوجھل نہیں کسی دوسرے شخص کو لائیں شاید حضور نے ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں دہلوی کا نام لیا۔ خاکسار ان کو بلا لایا جسم پر پھرنے سے حضرت اقدس کو آرام محسوس ہوا۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۴۹)

کاش ڈاکٹر اسماعیل ایک پاؤں گردن پر بھی رکھ دیتا اور قصہ تمام جاتا اور یہ فتنہ اپنی موت مرجاتا (ناقل)

خارش :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غالباً" ۱۸۹۲ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۵۳)

زبان اور قلم کی خارش تو تمام عمر جاری رہی (ناقل)

سردی اور خنکی :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب معتدل موسم میں بھی کئی مرتبہ پچھلی رات کو اٹھ کر اندر کمرہ میں جا کر سو جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ہمیں سردی سے خنکی ہونے لگی ہے بعض دفعہ تو اٹھ کر پہلے کوئی دوا مثلاً مشک وغیرہ کھا لیتے تھے اور پھر لحاف یا رضائی اوڑھ کر اندر جا لیٹتے تھے غرض کہ سردی سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور اس کے اثر سے خاص طور پر اپنی حفاظت کرتے تھے چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۴۶)

کاش اپنے ایمان کی بھی ایسے ہی حفاظت کرتا (ناقل)

گرمیوں میں جرابیں :۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۶۷)

یہی گرمی دماغ کو چڑھتی تو ہذیان بکتا تھا (ناقل)

کھانسی :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت

صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۱۰۴)

مائی اوپیا :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۱۱۹)

بھانو تو رات کو بھی نظر آجاتی تھی (ناقل)

چکر :۔ میں نے حضرت ام المومنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آجایا کرتا ہے اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۱۳۱)

چکر باز کو چکر؟ (ناقل)

دل گھٹنے کا دورہ :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۱۳۱)

پیچش :۔ ایک دن حضور کو پیچش کی شکایت ہو گئی بار بار قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے حضور نے ہمیں سوئے رہنے کے لئے فرمایا جب حضور رفع حاجت کے لئے اٹھتے تو خاکسار اسی وقت اٹھ کر پانی کا لوٹا لیکر حضور کے ساتھ جاتا۔ تمام رات ایسا ہی ہوتا رہا۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۱۳۳)

اور آخر ایک دن اسی چکر میں جہنم رسید ہو گیا (ناقل)

گرمی دانے :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض اوقات گرمی میں

حضرت مسیح علیہ السلام کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے تو سہلانے سے ان کو آرام آتا تھا بعض اوقات فرمایا کرتے کہ میاں جلون کرو جس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ انگلیوں کے پوٹے بالکل آہستہ آہستہ اور نرمی سے پشت پر پھیرو۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۹۵)

ہاتھوں میں ایسی جلون ہوئی کہ قرآن میں بھی تحریف کر ڈالی (ناقل)

درد گردہ :۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کو بہت سخت درد گردہ ہوا۔ جو کئی دن تک رہا۔ اس کی وجہ سے آپ کو بہت تکلیف رہتی اور رات دن خدام باہر کے کمرہ میں جمع رہتے۔ (ذکر حبیب ص ۲۹ از مفتی محمد صادق قادیانی)

دوران سر:۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کبھی کبھی دوران سر کی تکلیف ہو جاتی تھی۔ جو بعض اوقات اچانک پیدا ہو جاتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب گھر میں ایک چارپائی کو کھینچ کر ایک طرف کرنے لگے تو اس وقت اچانک چکر آ گیا۔ اور لڑکھڑا کر گرنے کے قریب ہو گئے۔ مگر پھر سنبھل گئے۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۲۱۳ از مرزا احمد قادیانی)

مگر وادی ارتداد میں گر کر سنبھل نہ سکا (ناقل)

پشت پر پھنسی :۔ ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی۔ جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں۔ چونکہ ذیابیطس کی بیماری ہے۔ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ یہ بال توڑ یا معمولی پھنسی ہے۔ کاربنکل نہیں ہے۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۳۲۷ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مغز میں تو واقعی کاربنکل تھا (ناقل)

مراق :۔ سیٹھ غلام نبی نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا۔ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۳۰۴)

جی ہاں ہر جھوٹے نبی کو مراق ہوتا ہو گا۔ (ناقل)

دانت درد:۔ ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ (حقیقتہ الوحی ص ۲۳۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

دانت نکلوانے سے تو ڈرا مگر اللہ سے نہ ڈرا (ناقل)

پیر جھسوانا اور بدن دبوانا:۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود سر کے دورہ میں پیر بہت جھسواتے تھے۔ اور بدن زور سے دبواتے تھے۔ اس سے آپ کو آرام محسوس ہوتا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۲۸۷)

دورہ دوران سر:۔ میں چند روز سے سخت بیمار ہوں۔ بعض اوقات جب دورہ دوران سر شدت سے ہوتا ہے تو خاتمہ زندگی محسوس ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سر درد بھی ہے۔ ایسی حالت میں روغن بادام سر اور پیروں کی ہتھیلیوں پر ملنا اور پینا فائدہ مند محسوس ہوتا ہے۔ (مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام ۔۔ خطوط امام بنام غلام ص ۵)

نمرود کی طرح سر پر چھتر لگواتا تو زیادہ فائدہ ہوتا (ناقل)

پاخانے کی مصیبت:۔ ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے۔ اس کی قیمت معلوم نہیں۔ آپ ساتھ لاویں۔ قیمت یہاں سے دیجاویگی۔ مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے۔ پیروں پر بوجھ دیکر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آتا ہے۔ اس لئے ایسے پاخانہ کی ضرورت پڑی۔ اگر شیخ صاحب کی دوکان پر ایسا پاخانہ ہو تو وہ دے دیں گے مگر ضرور لانا چاہئے۔ (مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام ۔۔۔ خطوط امام بنام غلام۔ ص ۶)

انگریز کے خود کاشتہ پودے کو انگریزی پاخانہ کے بغیر کہاں آرام آسکتا تھا (ناقل)

دم الٹ دینے والی کھانسی :۔ میری طبیعت بیمار ہے۔ کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے۔ (مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام ۔۔۔ ذکر حبیب ص ۳۶۴)

دم تو پاخانے میں الٹا اور عقل ہمیشہ ہی الٹی رہی (ناقل)

پاؤں کی سردی :۔ جوڑہ جراب خواہ سیاہ رنگ ہو یا کوئی اور رنگ ہو۔ مضائقہ نہیں ۔ اس قدر پاؤں کو سردی ہے کہ اٹھنا مشکل ہے۔ (مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام ۔۔۔ خطوط امام بنام غلام ص ۷)

کھانسی اور جوشاندہ :۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی تھی۔ حضور نے خرفہ ۲ ماشہ ۔ السی ایک ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پیا۔ (ذکر حبیب ص ۲۱۷ از مفتی محمد صادق قادیانی)

کھانسی اور گرم گرم گنا :۔ سفر گورداسپور میں ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی کی شکایت تھی۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد مرحوم اس کا علاج گرم کیا ہوا گنا بتلایا کرتے تھے۔ تب حضور کے فرمانے سے ایک گنا چند پوریاں لیکر آگ پر گرم کیا گیا اور اس کی گنڈیریاں بنا کر حضور کو دی گئیں اور حضور نے چوسیں۔ (ذکر حبیب ص ۱۱۱ از مفتی محمد صادق قادیانی) دنیا میں گرم گرم گنا اور آخرت میں گرم گرم گرز۔ کیا عجب ملاپ ہے۔ (ناقل)

سر کے بالوں کی بیماری :۔ آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے۔ چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا غالباً اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا۔

" مفتی صاحب سر کے بالوں کے اگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں"

(ذکر حبیب ص ۱۷۳ از مفتی محمد صادق)

" تمین ٹنڈیں کرا کر کسی طاقتور مرید سے سرسوں کے تیل سے رگڑ دار مالش کروا لیتے۔ (ناقل)

گنجا پن:۔ دوا پہنچ گئی۔ ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے اور مفت دوا بھیجتا ہے۔ آپ وہ دوا بھی منگوا لیں تاکہ آزمائی جائے۔ لکھتا ہے کہ اس سے گنجے بھی شفا پاتے ہیں۔ (مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق قادیانی کے نام ۔۔۔ ذکر حبیب ص ۳۶۰)

لگتا ہے محمدی بیگم سے شادی کا شوق اس بڑھاپے میں سب کچھ کروا رہا ہے۔ (ناقل)

سخت دورہ اور ٹانگیں باندھنا:۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت (مرزا) صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

پرانا جوتا سونگھاتے تو یقیناً فرق پڑ جاتا (ناقل)

اوپر اور نیچے والے امراض:۔ دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرا بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ (مرزا قادیانی کی تالیف حقیقت الوحی ص ۲۰۶، ۲۰۷ منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶ نمبر ۴۷ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

دیکھا دعوے کرنے کا مزہ (ناقل)

پرانی اور دائمی بیماریاں:۔ مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے

حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں۔ (نسیم دعوت ص ۶۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

اعصابی کمزوری:۔ حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردِ سر، کمی خواب، تشنج دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔ (رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

حافظہ کا ستیا ناس:۔ مکرمی اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی)
(مکتوب احمدیہ پنجم نمبر ۳ ص ۳۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)
نبی بننا تو خوب یاد رہا (ناقل)

پاخانوں کی یلغار:۔ باوجودیکہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوتا ہے۔

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۴۰ منقول از کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۹ مولفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

بے ہوشی:۔ پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور سخت جسمانی محنت کیا کرتے تو یک لخت آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔

(منظر وصال از مفتی محمد صادق قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

مقعد سے خون :۔ ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۳۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

انتہائی کمزوری و لاچاری :۔ مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب اسلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ' اور اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے۔
ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے۔ مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ ص ۱۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

کسی مرید کا منی آرڈر آتا تو ہاتھ پاؤں ٹھیک ہو جاتے (ناقل)

سستی نبض اور گھبراہٹ :۔ کل سے میری طبیعت علیل ہو گئی ہے۔ کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے۔ سخت درجہ کے عارضہ لاحق ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی میں ایک دو دم باقی ہیں۔ بہت نازک حالت ہو کر پھر صحت کی طرف عود ہوا۔ مگر اب تک کلی اطمینان نہیں۔ کچھ کچھ اثرات عود مرض کے ہیں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۲۸ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

ضعف دماغ :۔ میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ دماغ بہت ضعف ہو گیا ہے۔ آپ کے دوست ٹھاکر رام کے لئے ایک دن بھی توجہ کرنے کے لئے مجھے نہیں ملا۔ صحت کا منتظر ہوں۔

جو کبھی نہ ہوئی (ناقل)

والسلام

(خاکسار غلام احمد مورخہ یکم جنوری ۱۸۹۰ء)
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مولفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

مرض الموت "ہیضہ" :۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ میں نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا" اللہ یہ کیا ہونے لگا" تو آپ نے کہا یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا ہاں" (سیرت المہدی ص ۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس سے چند ساعتیں بعد مرزا قادیانی اپنی چارپائی کے قریب اپنی پھیلائی ہوئی غلاظت پر چکرا کر گرا اور غلاظت سے لت پت ہو گیا اور اسی حالت میں فرشتہ اجل نے غلیظ جسم سے غلیظ روح نکال لی اور مرزا قادیانی پھر کر کے جہنم پہنچ گیا (ناقل)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ مہلک بیماریاں کس طرح عذاب الٰہی بن کر بنی افرنگ کے بدن پر برس رہی ہیں کہیں کھانسی کا حملہ ہے۔ کہیں پیشاب کی یلغار ہے۔ کہیں ذیابیطس کا شب خون ہے۔ کہیں خارش کی اٹکھیلیاں ہیں۔ کہیں درد گردہ کی پٹخیاں ہیں کہیں

جونکیں ہم آغوش میں کہیں سل و دق گلے کا ہار بنی بیٹھی ہیں کہیں خونی قے کی طوفانی آمد ہے۔ کہیں مراق و ہسٹریا کے تیروں کی بوچھاڑ ہے۔ کہیں دانت درد کی دھماچوکڑی ہے۔ کہیں عارضہ دل کی جھپٹ ہے۔ کہیں ہیضہ کے کلہاڑے سر پر برس رہے ہیں۔ کہیں دورہ ختم کرنے کے لئے انگریزی نبوت کی ٹانگیں باندھی جا رہی ہیں' کہیں بناسپتی نبی کے جسم پر کیچڑ ملا جا رہا ہے۔ اور کہیں کالی بلا دیکھ کر بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بیماریاں جھوٹے نبی کو مل کر یوں گھسیٹ رہی ہیں جیسے مری ہوئی چھپکلی کو بہت سی چونٹیاں گھسیٹ کر لے جا رہی ہوں۔ یا مرے ہوئے کتے کو بہت سی گدھیں کھا رہی ہوں۔

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے صرف وہ بیماریاں رقم کی ہیں جو قادیانی کتابوں میں موجود ہیں۔ لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی کو اس کے علاوہ سینکڑوں بیماریاں لاحق تھیں جن کی اس وقت تشخیص نہ ہو سکی۔ اگر مرزا قادیانی آج کے تشخیصی دور میں ہوتا اور اس کا مکمل میڈیکل چیک اپ ہوتا تو اس کے جسم سے سینکڑوں بیماریاں دریافت ہوتیں۔ جن میں سے ایڈز سرفہرست ہوتی۔ یہ شخص پوری دنیا کے ڈاکٹروں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا۔ دنیا جہان کے ڈاکٹر اسے دیکھنے کے لئے آتے۔ ڈاکٹروں میں لڑائی چھڑ جاتی۔ ماہرین دل کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین جلد کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین ناک' کان ' گلا کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین معدہ و جگر کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین ذیابیطس کہتے یہ ہمارا مریض ہے ماہرین نفسیات کہتے یہ ہمارا مریض ہے مرزے کا ٹوٹا ہوا بازو دیکھ کر آرتھوپیڈک سرجن کہتے یہ ہمارا مریض ہے اور مرزا قادیانی کے حمل کا قصہ پڑھ کر ماہرین زچہ و بچہ کہتے یہ ہماری مریضہ ہے۔ غرضیکہ ڈاکٹروں میں ایک بحث و تکرار چھڑ جاتی اور چھینا جھپٹی شروع ہو جاتی۔ میڈیکل کے طلباء کہتے اسے ہمارے حوالے کرو ہم نے اس پر ریسرچ کرنی ہے۔ کوئی محقق کہتا کہ اسے میرے حوالے کرو میں نے اس پر پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھنا ہے۔ عجائب گھر والے کہتے اسے ہمیں دے دو۔ ہم اس پر ٹکٹ لگائیں گے اور کروڑوں روپے کما کر قومی آمدنی میں اضافہ کریں گے۔ جس سے کمر توڑ مہنگائی کا توڑ ہو گا۔ دنیا بھر کے صحافی

اسے دیکھنے کے لئے آتے اور ساری دنیا کی اخباروں میں اس کے انٹرویو چھپتے اور فوٹو شائع ہوتے۔ گنز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اس کا نام آتا۔ معاملہ عدالتوں تک جا پہنچتا۔ حکومت برطانیہ عدالت میں دعویٰ کرتی کہ مرزا قادیانی ہماری تخلیق ہے۔ اسے نبی ہم نے بنایا تھا اور نبی بننے کے جرم کی پاداش میں اللہ کی طرف اسے اس پر لعنتوں اور بیماریوں کی بوچھار ہوئی۔ کیونکہ اسے نبی ہم نے نبایا تھا اور ہماری ہی وجہ سے اس کو اتنی بیماریاں لگیں۔ لہٰذا ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اس کا علاج معالجہ کرائیں۔ عدالت انگریز کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو انگریز کے حوالے کر دیتی اور بیماریوں کا عالمی چیمپئن مرزا قادیانی اپنی تمام لعنتوں' نحوستوں اور بیماریوں کے ساتھ برطانیہ روانہ ہو جاتا۔ اور ہم کہتے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا ؎